اس صفحہ ٣٢٧ سے ... تک جسمین بقیہ نمبر ٧ لغایت اعجاز نمبر ١١ ہی اور جسمین لدھیانہ کی مباحثہ کا ایک حصہ درج
ہے ... ان صفحات کو بلحاظ ترتیب مضمون فتوے علیحدہ کیا گیا ہی جو صاحب ترتیب و نمبر صفحات کو پسند کرین

امام نووی شرح مسلم مین فرماتے ہین معناہ یکسرہ حقیقۃ ویبطل ما تزعمہ النصاری من تعظیمہ وفیہ دلیل علی تغییر المنکرات وآلات الباطل وقتل الخنزیر من ہذا القبیل وفیہ دلیل للمختار فی مذہبنا ومذہب الجمہور انا اذا وجدنا الخنزیر فی دار الکفر او غیرہا وتمکنا من قتلہ قتلناہ انتہی۔ اور مرزا صاحب نے اپنے تئین مثیل مسیح قرار دیا ہے۔ اور ابن مریم علیہ السلام کے حقیقی نزول سے انکار کیا ہے۔ اور کہین انکار احادیث اور کہین تاویلات باطلہ کو اختیار کیا ہے چنانچہ صلیب کے توڑنے سے یہ مقصود رکھا ہے کہ وہ اظہار حرمت صلیب کرین گے جسکو مین کر رہا ہون۔

مگر ہم حیران ہین ... صرف مرزا کی ... ہے کیا قدیم زمانہ اہل اسلام سے مشہور و معروف ہے اول تو بدیہی البطلان ہے۔ پس ثانی متعین ہے۔ اور انکی تاویل باطل ہے فہو المطلوب اور قتل خنزیر سے بھی یہ معنے لیا ہے کہ اسکی حرمت کا اظہار ہے۔ اور ظاہری معنے پر یہ اعتراض واہی کیا ہے۔ کہ کیا وہ شکار کھیلتے پھرینگے حالانکہ محاورہ اہل زبان مین شائع ہے کہ بادشاہ نے فلان کو قتل کیا۔ اور اس سے مقصود صرف یہی نہین ہوتا کہ بادشاہ اپنے ہاتھ سے قتل کا مرتکب ہوا ہے۔ بلکہ جلاد کا قتل کرنا بھی منسوب الی السلطان سمجھا جاتا ہے اور یہان پر مباشرت بنفسہ مین بھی کوئی محذور نہین ہے۔ علی ہذا کفار سے جزیہ قبول نفرماوین گے۔ بلکہ صرف اسلام ہی مقبول ہوگا۔ اور یہ امور انسے بطور تنسیخ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام واقع نہونگی۔ کیونکہ نبی مستقل نہونگے بلکہ تابع شریعت محمدیہ ہونگے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناسخ اور مبین احکام مذکورہ ہین۔ کیونکہ آپ نے بطور پیشینگوئی کے پہلے ہی سے فرما دیا۔ جس سے یہ پایا جاتا ہے۔ کہ احکام موجودہ انکے آنے تک ہین۔ پھر تبدیل ہوجاوین گے۔ چنانچہ امام نووی شرح مسلم مین فرماتے ہین فعلی ہذا قد یقال ہذا خلاف

ما هو حكم الشرع اليوم فان الكتابي اذا بذل الجزية وجبت قبولها ولم يجز قتله ولا اكراهه على الاسلام وجوابه ان هذا الحكم ليس بمستمر الى يوم القيمة بل هو مقيد بما قبل نزول عيسى عليه السلام وقد اخبرنا النبي صلى الله عليه وسلم في هذه الاحاديث الصحيحة بنسخه وليس عيسى صلى الله عليه وسلم هو الناسخ بل نبينا صلى الله عليه وسلم هو المبين للنسخ فان عيسى عليه السلام يحكم بشرعنا فدل على ان الامتناع من قبول الجزية في ذلك الوقت هو شرع نبينا محمد صلى الله عليه وسلم انتهى۔ اور مال کی کثرت ہونا بھی بڑی علامت فرمائی ہے۔ کہ کوئی اسکو قبول نکریگا۔ بعض حواری مرزا صاحب اسکی تصدیق یون فرماتے ہین کہ وہ بہت سا مال لوگون کو دیتے ہین یعنی بذریعہ اشتہارات وعدہ انعام کا دیتے ہین۔ اور کوئی قبول نہین کرتا۔ سبحان اللہ کیا تاویل واہی ہے۔ اور کیسا خیال محال ہے۔ کیونکہ کثرت مال وعدم قبول کی تشریح صاف طور پر آپنے فرمادی ہے۔ کہ کثرت کا یہ حال ہوگا۔ کہ اونٹنی جوان بیکار پڑی رہے گی کوئی متوجہ اسکی طرف نہوگا۔ اور نیز دنیا سے نفرت اور عبادت مین لذت ہوگی۔ کہ اسوقت ایک سجدہ دنیا وما فیہا سے بہتر ہوگا۔ بھلا آجکل یہ معاملہ ہے بلکہ خلاف اسکے سبکی توجہ تام دنیا ہی کیطرف ہے حتی کہ عموماً ایک پیسہ سجدہ سے بہتر سمجھا جاتا ہے الا ماشاء اللہ۔ بلکہ خود مرزا صاحب نے پیر دنیا، دون کے کمانے کا ذریعہ نکالا ہوا ہے۔ عیان را چہ بیان۔

اور یہ علامت بھی بہت بڑی فرمائی۔ کہ اسوقت لوگون مین باہمی بغض عداوت، حسد سب جاتا رہے گا۔ بخلاف آجکل کے کہ زمین آسمان کا فرق ہے۔ عموماً یہ امور ایسے شائع ہین کہ اسکا انکار بدیہی البطلان ہے۔ ع۔ ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔

چونکہ مرزا صاحب سے ان امور صریحہ کی کوئی تاویل نبن سکی ادہر رخ بھی نکیا۔ اور حدیث دمشق مین دربارہ نزول ابن مریم علیہ السلام چار جگہ نبی اللہ کا لفظ آیا ہے۔ اور نبی کا اطلاق مخالف آیت خاتم النبیین نہین اسلیئے کہ یہ اطلاق باعتبار ما کان

225

کے ہے۔ اور محاورہ مین شائع ہے کما لایخفی علی اللبیب پس اعتراض مخالف غلط صریح ہے۔ اور فرشتون کے پرونپر اُترنا دمشق کے منارہ شرقی پر صحیح مسلم مین موجود ہے۔ اور یہ بھی حدیث مین آیا ہے۔ کہ وہ دنیا مین آکر نکاح کرینگے۔ اولاد ہوگی اور وہ فوت ہونگے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ مین مدفون ہونگے جیسا کہ مشکوۃ مین ہے۔ عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر۔ رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء کذا فی المشکوۃ۔ اور ظاہر ہے کہ علامہ ابن جوزی محدث کو رد احادیث موضوعہ کے بارہ مین کسقدر مبالغہ تھا۔ پھر یہ حدیث جسکو وہ خود روایت کرتے ہین غالبًا صحیح ہے۔ اور مرزا صاحب کا ان سب نصوص صریحہ سے انکار یا تاویل لاطائل کرنا صریح البطلان ہے۔ اور لفظ اما مکم منکم کے یہ معنی ہیں کہ آنیوالا [illegible] خیال محض ہے اسلیے کہ اما مکم منکم کی تفسیر دوسری جگہ آئی ہے۔ کہ وہ مہدی علیہ السلام ہونگے جو ان کے بھی امام بنینگے۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیمۃ قال فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرہم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ہذہ الامۃ۔ رواہ مسلم۔ بعض روایات مین جو آیا ہے کہ وہ امام بنینگے تو اس کی یہ مراد ہے کہ وہ کتاب اللہ کی اجراء و تعمیل مین امام ہونگے۔ الفاظ حدیث یہ ہین۔ فامکم بکتاب اللہ دیکھو مسلم ص۸۷ ج۱۔

الغرض مرزا صاحب کو اپنے تئین مثیل مسیح سمجھنا اور لوگون کو اسکی دعوت کرنا بالکل خلاف عقائد اہل اسلام ہے۔

علی ہذا دجال کے بارہ مین احادیث صحیحہ موجود ہین۔ چنانچہ مسلم مین ہے وان الدجال ممسوح العین علیہا ظفرۃ غلیظۃ مکتوب بین عینیہ کافر یقرءہ کل مؤمن کاتب وغیر کاتب۔ اب یہ صریح علامت ہے کہ ان حروف کو ان پڑہ بھی پڑہ لیگا۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ عیسے علیہ السلام اسکو باب لدّ پر قتل فرمائین گے۔ اور یہ بھی اسکی علامت ہے کہ چالیس روز تک رہیگا۔ پہلا دن سال کے برابر۔ دوسرا مہینہ کے برابر۔ تیسرا جمعہ کے برابر ہوگا اور باقی دن اور دنو کے برابر ہونگے۔

چنانچہ یہ بھی اسمین ہے قلنا یا رسول اللہ صلعم وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوماً یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم قلنا یا رسول اللہ صلعم فذالک الیوم الذی کسنۃ اتکفینا فیہ صلوۃ یوم قال لا اقدروا لہ قدرہ الی اخر الحدیث۔ اور پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا۔ اور انکی حالات عجیب اور ان سب کا مرض وباء عام سے مرنا اور عیسے علیہ السلام کا کوہ طور سے اترنا وغیرہ وغیرہ سب صحیح مسلم مین موجود ہے۔

اب مرزا صاحب کا دجال سے مراد با اقبال قومین لینا کسقدر مخالفت وتحریف احادیث صحیحہ ہے۔ کیا با اقبال قومین اسوقت موجود نہ تہین۔

غرضکہ باب تاویل مین مرزا صاحب نیچریون سے بڑہ گئے ہین۔ اور جسطرح احادیث موضوعہ کو صحیح بیان کرنا کذب علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسیطرح احادیث صحیحہ کا انکار یا تاویل باطل کذب علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہین۔ اور حدیث صحیح مین ہے من کذب علیّ متعمداً فلیتبوء مقعدہ من النار کذا فی الصحاح

الغرض یہ عقائد مرزا صاحب کے باطل مخالف عقائد اہل اسلام ہین اور خلاف اجماع امت ہین۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولے ونصلہ جہنم وساءت مصیراً۔ اور امت محمدیہ ہرگز گمرہی پر مجتمع نہین

۵۳ اسکا ترجمہ صفحہ ۲۷ مین گذر چکا۔

ہو سکتی بلکہ جو انسے خارج ہووے مستحق نار ہو جاتا ہے. جیسا کہ ترمذی مین ہے۔
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی او قال
امۃ محمد علی الضلالۃ وید اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار وعن
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من
شذ شذ فی النار۔ رواہ ابن ماجۃ من حدیث انس کذا فی المشکوۃ عن ابی ذر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع
ربقۃ الاسلام من عنقہ۔ رواہ احمد وابو داؤد کذا فی المشکوۃ۔ اور یہ بھی حدیث
صحیح مین وارد ہے کہ قیامت سے پہلے تیس دجال کذاب پیدا ہونگے اور سبکے سب
رسالت کا دعوی کرینگے سو یہ دعوے بھی مرزا صاحب کی کلام مین پایا جاتا
ہے۔ قال الامام النووی فی شرح المسلم وقد وجد من ہولاء خلق کثیرون
فی الاعصار واہلکہم اللہ تعالی واقلع آثارہم وکذلک یفعل بمن بقی منہم انتہی
[illegible]
سلمان ہون سلمانون کے سے عقیدے رکھتا ہون. حالانکہ سے نہان کے ماندان راز سے
کزو سازند محفلہا۔ جب انکی تالیفات پکار پکار اس دعوی کی تکذیب کر رہی ہین۔
پر کیونکر مرد عاقل دام مین آجاوے۔ اب مین خداوند کریم سے اس دعا پر کلام کو ختم
کرتا ہون. کہ مرزا صاحب کو انہین عقائد حقہ پر جنپر اجماع امت ہے پھر عود کرنے کی توفیق
عنایت کرے۔ اور نیز انکے متبعین کو امور حقہ پر لاوے ورنہ سوء عاقبت کا اندیشہ ہے۔
اللہم احفظنا دنیا چندروزہ ہے عقائد واعمال صالحہ ہی وہان کام آوینگے وما علینا الا البلاغ
وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ خیر خلقہ محمد خاتم النبیین
وآلہ واصحابہ اجمعین.

کتبہ خادم العلماء المکتسبین زادہ رحمۃ ربہ القوی احمد علی عفا اللہ عنہ بٹالوی رئیس سنہ ہٹالہ امام مدرسہ اسلامیہ

علمائے شہر پٹیالہ ریاست

ہمنے مرزا کادیانی کے رسائل توضیح و فتح۔ ازالہ نہایت غور سے دیکھے۔ کادیانی کے عقائد مخترعہ۔ بے شک وبلاشبہ قرآن وحدیث کی تعلیم اور صحابہ کرام وسلف صالح کے عقائد سے مخالف ہین۔ ایسا شخص بے شک دائرہ اسلام سے خارج اور حدیث مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّار کا پورا پورا مصداق ہے

(مولوی محمد اسحاق) (مولوی حافظ غلام مرتضی)

(کرامت اللہ) (مولوی فاضل) (مولوی غلام محمد عفی عنہ)

هذا الجواب صحيح وحق صريح والحق احق ان يتبع۔

جواب درست ہے۔ خدا مرزا کادیانی اور اسکے مقلدین کو راہ راست کی ہدایت فرمادے۔

(حشمت اللہ سنوری)*

مجھکو جملہ علماء اسلام سے اتفاق ہے۔

(مولوی طالب علی لاہوری مقیم پٹیالہ)

* مولوی حشمت اللہ صاحب سنوری ہین جنکی ازالہ مین خاص مریدون کی فہرست مین تعریف فرمائی ہے انکو اپنا ہمرنگ بھی لکھا ہے۔ اور دعائے خیر بھی دی ہے۔ دیکھو ص ۸۰۳ ازالہ۔

جو شخص ملائکہ کو نفوس فلکیہ اور سلسلہ نبوت کو خواہ تامہ ہو یا ناقصہ قیامت تک جاری سمجھے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(مولوی حافظ عظیم بخش)

مجھے مولوی محمد اسحاق صاحب کی تحریر سے اتفاق ہے۔

العبد فقیر عبد العزیز

چونکہ میرزا غلام احمد کے عقائد مندرجہ فتوی سراسر خلاف عقائد اہل اسلام اہل سنت وجماعت ہیں۔ لہٰذا مجھکو بھی سب علماء دین کے ساتھ اتفاق ہے۔

(مولوی حافظ محمد سید عنایت علی)

الجواب صحیح ..... یہ جواب صحیح ہے۔

خادم امام الدین حسین

مرزا کی تحریریں جملہ اہل اسلام خصوصاً عقائد اہل سنت والجماعت کے خلاف ہیں۔ ایسا شخص ہرگز ملہم اور مجدد نہیں ہو سکتا۔

العبد خاکسار محمد عبد اللہ* عفا اللہ

*۵ ۔ یہ مولوی صاحب بھی پہلے مرزا غلام احمد کے معتقد تھے۔

علماء لکھوکے ضلع فیروزپور جو پنجاب مین فقہ وحدیث کے ممتاز اور نامآور علما ہین اور صاحب برکات و الہامات مشہور ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ فاطر السموٰت والارض جاعل الملئکۃ رسلاً اولی اجنحۃ مثنیٰ وثلث ورباع یزید فی الخلق ما یشاء ان اللہ علی کل شیء قدیر والصلوۃ والسلام علی رسولہ الامین محمد المبعوث فی الامیین بجوامع الکلم والکلام المبین وعلی الہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم الی یوم الدین ۵ **اما بعد**

جو عقائد کفریہ مرزا کادیانی کے سوال مین مرقوم ہین ہر ایک کفر مذکور اوسکے کافر مرتد ہونے کے لیے کافی وافی ہے معاذ اللہ اسکا مذہب ہے کہ میرے الہام قطعی مثل کتاب اللہ کے۔ جیسا کہ یہ اوس نے بعضے اشتہار ونمین صاف صریح لکھا ہے۔ لہذا وہ احادیث صحیحہ صریحہ کے مقابلے مین مرتدانہ کلام کرتا ہے اور کھلم کھلا کافر ہوا جاتا ہے۔

اب یہان یہ مسئلہ حقہ یاد رکھنا ضرور ہے۔ کہ ہر حدیث صحیح مرفوع جسکو علماء حدیث نے بالتحقیق صحیح ثابت کیا ہے۔ واجب القبول والعمل بالاجماع ہی اُسکا منکر مکذب اپنی رائے سے موضوع وباطل کہنے والا کافر و مرتد ہے۔ اسمین بہانہ قول امام کا یا کشف والہام کا یا عقل نافہم کا کچہ کام نہین آتا۔ اگر حدیث متواتر ہے تو منکر کا کفر قطعی ہے ورنہ ظنی کافر ہے۔ پس میری تحقیق مین یہ ملحد کادیانی اشد المرتدین

عجیب کافروسنافق لاثانی ہے۔ اسیلیے اپنے ازالہ کے صفحہ ۷۲۹ مین سب اہل اسلام
کو جو صحابہ رضہ سے لگا کر اب تک ہین ملحد صریح اور سخت بے ایمان بنا دیا ہے۔ عیسے
علیہ السلام کے معجزون پر ایمان لانے کی وجہ سے اور اسکی پوچ تاویلین قابل التفات
نہین۔ اور نہ لائق اعتبار ہین۔ بلکہ فی الحقیقۃ تاویلین نہین صاف تمسخر منافقانہ
اور استہزار کا فرانہ ہے۔ مثلاً دعوے الہامی اسکا کہ مین عیسے علیہ السّلام کے نزولِ
موعود کا مصداق ہون استعاریکے طور پر سراسر باطل و مردود ہے۔ کیونکہ استعارہ
مجاز کا قسم ہے۔ اور مجاز مین قرینہ مانعہ ارادہ معنے موضوع لہ سے ہونا ضرور ہے
اور یہان کوئی قرینہ مانعہ ارادہ معنے حقیقی سے نہین ہے جو وجود مبارک عیسے
علیہ السلام کا تمامہ ہے والمجاز مفرد ومرکب اما المفرد فهی الکلمة المستعملة فی غیر
ما وضعت له فی اصطلاح التخاطب علی وجه یصح مع قرینة عدم ارادته
ای ارادة الموضوع له (مختصر معانی مع متن تلخیص المفتاح)۔ والاستعارة
تفارق الکذب بوجهین بالبناء علی التاویل ونصب القرینة علی خلاف الظاهر
فی الاستعارة لما عرفت انه لابد للمجاز من قرینة مانعة عن ارادة الموضوع له۔
(مختصر معانی مع متن) اور ملحد صاحب نے کوئی قرینہ مانعہ معنے حقیقی سے الفاظ نبویہ
مین قرار نہین دیا اور اپنے الہام ضد اسلام پر ایمان لاکر خلاف تفسیر صحیح کا وکفر
حدیث متواتر کا اختیار کیا۔ معاذ اللہ فی تفسیر ابن کثیر[1] وقوله سبحانه وتعالی وانه

[1] اسکا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔ اس قول خداوندی کی "وانه لعلم للساعة" تفسیر ابن اسحٰق
سے مذکور ہو چکی ہے۔ کہ اس سے حضرت عیسے ؑ کے معجزات مراد ہین۔ جیسے مردہ کو
زندہ کرنا۔ اور مادر زاد اندھے اور کوڑھیکو اچھا کرنا۔ مگر یہ محل اعتراض ہے۔ اس سے
بعید تر وہ تفسیر ہے جو قتادہ سے منقول ہے کہ اس سے قرآن مراد ہے۔

لعلم للساعة۔ تقدم تفسیر ابن اسحٰق ان المراد من ذٰلک ما بعث بہ عیسی
علیہ الصلوٰۃ والسلام من احیاء الموتی وابراء الاکمہ والابرص وغیر ذٰلک
من الاسقام وفی ھٰذا نظر وابعد منہ ما حکاہ قتادۃ عن الحسن البصری وسعید
بن جبیر ان الضمیر فی وانہ عائد علی القراٰن بل الصحیح انہ عائد علی عیسٰی
علیہ الصلوٰۃ والسلام فان السیاق فی ذکرہ ثم المراد بذٰلک نزولہ قبل
یوم القیمۃ کما قال تبارک وتعالی وان من اھل الکتٰب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ
ای قبل موت عیسی الصلوٰۃ والسلام ثم یوم القیمۃ یکون علیھم شھیدًا ط۔
ویؤید ھٰذا المعنی القراءۃ الاخری وانہ لعلم للساعۃ۔ ای امارۃ ودلیل علی
وقوع الساعۃ قال مجاھد وانہ لعلم للساعۃ ای اٰیۃ للساعۃ خروج عیسی بن مریم
علیہ السلام قبل یوم القیمۃ وھکذا روی عن ابی ھریرۃ وابن عباس وابی العالیۃ وابی مالک
وعکرمۃ والحسن وقتادۃ والضحاک وغیرھم وقد تواترت الاحادیث
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ خبر بنزول عیسے علیہ السلام قبل یوم القیمۃ
اماماً عادلاً وحکماً مقسطاً۔ انتہیٰ۔ جب تک یہ دعوی الہام کا اوس نے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۰۱ گذشتہ

اسکی صحیح تفسیر یہ ہے۔ کہ اس سے قیامت کے پہلے حضرت عیسے علیہ السلام
کا نزول مراد ہے۔ چنانچہ دوسری آیۃ مین ارشاد ہے۔ کہ جو اہل کتاب ہین وہ حضرت عیسے
کی موت سے پہلے اُنپر ایمان لائینگے۔ اور وہ حضرت قیامت کے دن اُنپر گواہ ہونگے۔ اس معنی کی
مؤید دوسری قرأت۔ انہ لعلم للساعۃ ہے۔ یعنی قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰؑ کا نکلنا قیامت کی
علامت ہے۔ چنانچہ ابو ہریرہؓ وابن عباسؓ اور ابو العالیہؓ ابو مالکؓ عکرمہؓ حسنؓ قتادہؓ ضحاکؓ
وغیرہ سے مروی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر حدیثین اس باب مین آچکی ہین۔
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے امام عادل ہو کر آئینگے۔

تسین کیا تھا۔ اوسکا اعتقاد بھی اس مسئلہ مین موافق اہل اسلام کے تھا جیساکہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۰ وصفحہ ۴۹۹ مین مرقوم ہے۔ پس ظاہر ہے کہ قرآن وحدیث کی حقیقت پر ایمان لانے سے الہام ہی اوسکو مانع ہوا۔ جیساکہ اوس نے خود آپ تصریح کی ہے۔ صفحۂ اول توضیح مرام مین۔ میرے اس رائے کے شائع ہونے کے بعد جسپر مین بینات الہام سے قائم کیا گیا ہون الخ تو الہام ہی قرینہ مجاز کا اوسکے زعم مین ثابت ہوتا ہے۔ اور کوی قرینہ عقلی نقلی اہل اسلام کے طور پر نہین ہے۔ پس لازم آیگا کہ قرینہ مجاز کا تیرہ ۱۳۰۰ سو برس بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم ہوا اور آپ کی کلام ناتمام کو تمام کیا۔ اور مفید مطلب واقعی کے بناتا ورنہ پہلی وہ کلام مفید خلاف مطلب کے تھی۔ فصاحت بلاغت کجا بلکہ ضلالت در ضلالت تھی۔ یہ تمسخر [illegible] قال اللہ تعالیٰ ذالک جزاءھم جہنم بما کفروا واتخذوا آیاتی ورسلی ھزوا۔ اور یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال فصاحت بلاغت کو داغ لگانے کے لیے کمال شیطنت ہی۔ اور آپکی فصاحت بلاغت جسطرح موافق ومخالف کی نزدیک مشہور ہے اسیطرح حدیث صحیح مین بھی ثابت ومذکور ہے۔ بعثت بجوامع الکلم الخ متفق علیہ ور فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم۔ رواہ مسلم کما فی المشکوۃ فی باب فضائل سید المرسلین صلوٰت اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وفی الحدیث المتفق علیہ۔ ایضا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث کسردکم کان یحدث حدیثا لو عدہ العاد لاحصاہ کما فی المشکوۃ فی باب اخلاقہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی صحیح البخاری کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا تکلم بکلمۃ اعادھا ثلثا حتی تفہم عنہ کما فی کتاب العلم من المشکوۃ وفی صحیح مسلم فی خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس یہ صاف ظاہر ہے

اِن احادیث صحیحہ مذکورہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقریر تعلیم وافہام تفہیم مین سب انبیاء علیہم السلام پر فوقیت رکھتے تھے۔ تو پھر آپ کی کلام کے مقابے مین محدثین ملہمین کی عبارات الہامات کی کیا حقیقت رہی۔ چہ جاے کہ الہامات اس مُحدِث فے الدین مرتد بالیقین کے معاذ اللہ۔

اور اللہ تعالے نے داؤد علیہ السلام کے حق مین فرمایا ہے۔ واتیتہ الحکمۃ وفصل الخطاب۔ قال ابن عباس رض بیان الکلام کما فی المعالم یعنے عطا کی ہمنے داؤد کو دانائی اور کھلی بات کرنی جسکو ہر ایک بلا تکلف سمجھے۔ پس حضرت ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالاولی اس کمال مین اعلے درجے والے ہین لقولہ علیہ السّلام فضلت علی الانبیاء الخ وقولہ علیہ السلام خیر الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہے۔ وفصل الخطاب۔ ای الخطاب المفصل البین الذی یتبینہ کل من یخاطب بہ ولا یلتبس علیہ۔ وھکذا فی المطول

کفر اعظم کادیانی علماء مفسرین ومحدثین جو ظاہر علم تفسیر وحدیث کا ہمیشہ پڑھتے پڑھاتے رہے ہین۔ یہ بے مغز خدمتین ہین۔ اور یہ تمام خدا تعالے کے نزدیک استخوان فروشی ہے اس سے بڑہکر نہین (دیکھو فتح اسلام صث۔) قال اللہ تعالے ولئن سألتہم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل اباللہ وآیتہ ورسولہ کنتم تستھزءون ٭ لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم ۔ جو کوئی دین کی باتون مین ٹھٹھا کرے اگرچہ دل سے منکر نہو وہ کافر ہوا۔ نہین تو البتہ منافق ہوا۔ دین کی بات مین ظاہر و باطن با ادب رہنا ضرور ہے۔ (تفسیر موضح القران۔)

اللہ اکبر۔ دین کی بے ادبی سے آدمی کافر ومنافق ہو جاتا ہے اگرچہ عقاداً نہو۔ معاذ اللہ اگر اعتقاداً ہو جیسا کہ اس ملحد نے علم دین کی اہانت کی ہے تو پھر کفر ونفاق اسکی مین کیا شک ہے۔

اقتباس مبارک عشرہ عشرہ مین لکھا ہے۔ ؎

جیہڑے عِلم یا عالمان کرے اہانت کو ÷ یا کرے اہانت شرع دی اوہ بھی کافر ہو۔

اور عیسے علیہ السلام کو اس ملحد نے بتقلید نصارے صلیب پر چڑہایا ہے اور کفر و انکار نص قرآنی کا کیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَمَا صَلَبُوْهُ۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے۔ یہ بھی کفر صریح ہے۔ قرآن و حدیث کا صاف انکار ہے۔ اور فرشتون کے عروج و نزول کا انکار بہت نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ صریحہ کا صاف انکار و کفر صریح ہے۔ اور یہ مستلزم ہے۔

اس کفر اعظم کو کہ قرآن شریف اللہ کی کلام نہیں۔ بلکہ ان هٰذا الا قول البشر ہے کیونکہ فی الخارج نہ کوئی جبریل آیا۔ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس نے کچھ پڑہایا [illegible]

پس قرآن بشری کلام ہوئی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے خیال مین خدا تعالےٰ نے پیدا کی فی الخارج خود نہین فرمائی۔ نہ جبریل کو پڑہائی۔ اور سلف صالح کا یہ مشہور مسئلہ تھا کہ من قال ان القرآن مخلوق فھو کافر۔

اور خروج یاجوج ماجوج کا انکار بھی کفر صریح ہے۔ اور خروج دجال سے مسیح کذاب کا انکار اور دعوے رسول مرسل نبی اللہ ہونے کا۔ اور احمد مبشر بالقرآن ہونے کا بھی کفر صریح ہین۔ اور عیسے علیہ السلام کو ابن اللہ ماننا۔ اس ملحد کی نصرانیت ہے۔ اور اپنی ذات کو ابن اللہ کا لقب دینا اسکی یہودیت ہے۔

؎ یہ پنجابی زبان کا شعر ہے۔ اسکا ترجمہ اردو مین یہ ہے۔ کہ جو شخص علم یا علماء دین یا شرع کی اہانت کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

؎ ۔ جنکا یہ قول تھا نحن ابناء اللہ واحباءہ یعنے ہم خدا کے بیٹے اور دوست ہین۔

اور جو موحدین ان کفریات صریحہ کو برحق مانتے ہین وہ بھی کافر مرتد ہین۔ اور جو خود برحق نہین جانتے۔ مگر مرزا سے محبت دل وجان سے کرتے ہین۔ اور اوسپر بزرگی کا اعتقاد رکھتے ہین۔ ہرگز اسکے کفریات صریحہ مذکورہ پہ غیرت ایمانی کو راہ دلمین نہین دیتے۔ اونمین بھی رائی کے دانے برابر ایمان نہین۔

عن ابن مسعود رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من نبي بعثه الله فی امته قبلی الا کان له فی امته حواریون واصحاب یأخذون بسنته ویقتدون بامره ثم انها تخلف من بعدهم خلوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا

---

۵۱ - یہ لاہور اور امرتسر کے بعض رفعیدین کرنیوالے وآمین بالجہر کہنے والون کیطرف اشارہ ہے جو ان پادریون کو نہین جانتے مگر کادیانی کو جو ان کے بزرگ وملہم جانتے ہین انکو اگر کوئی کادیانی کے ایسے عقائد سناتا ہے تو کہتے ہین ہم اسکے رسائل کو نہین دیکھتو آسکر جواب مین اگر یہ کہا جاتا ہی کہ یہ عقائد واقوال اسکی کتابون مین موجود اور شہرہ آفاق ہین۔ اور علماء انپر فتوی لگاتے ہین تو پھر تم کیون ان کتابون کو نہین دیکھتو اور فتوی علماء کی تصدیق کرکے کادیانی کے بزرگ وملہم ہونیکا اعتقاد کیون نہین چھوڑتے۔ تو اسکا وہ کوئی جواب نہین دیتے ان لوگون کے سرگروہ ایک قرآن کی حافظ مگر اور علوم دین سے جاہل ہین۔ آپ رفعیدین وآمین بالجہر کرتے ہین۔ اور الہامی ہونے کے بھی مدعی ہین۔ اور اس ذریعہ سے وہ ان لوگونکی مقتدا بنے ہوئے ہین۔ اور ان کو گمراہ کررہے ہین۔

۵۲ - حضرت ابن مسعود رض سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت نے فرمایا ہے۔ کہ جو نبی گذرا ہے اسکی حواری اور صحاب گذر چکے ہین۔ جو اسکی سنت وطریق کو لیتے۔ اور اسکے حکم کی پیروی کرتے پھر انکے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے۔ جو وہ بات کہتے جو خود نکرتے اور وہ کام کرتے جسکے مامور نہوتے۔ جو اسنے ہاتھ کو ساتھ مقابلہ کرے وہ مومن ہے جو زبان کے ساتھ مقابلہ کرے وہ مومن ہے۔ جو دل سے انکا مخالف ہو وہ مومن ہے۔ مرزا کے بعد (یعنے اگر دلمین بھی انکی مخالفت نہو) تو اسمین رائی کے برابر ایمان نہین ہے۔

یؤمرون فمن جاهدهم بیده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو
مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن ولیس وراء ذالك من الایمان حبة
خردل رواه مسلم۔ اور جو اس ملحد کو اپنے مکانون مین جگہ دیتے ہین۔ اور اسکی
مدد مین سرگرم رہتے ہین وہ اسحدیث شریف کا مصداق ہین لعن الله من آوی
محدثا۔ رواہ مسلم۔ یعنے خدا کی لعنت ہے اسپر جو بدعتی ملحد محدث نے الدین کو
جگہ دیتا ہے۔ رد نیچری مین لکھا ہے۔ ؎[ط]

ہک کفر عقیدہ جو حق جانے ہو مرتد یقینون + اسوچہ شک نہ شبہ کوئی ہو صاف ایمانون دینون۔
جویں انکار فرشتیان یا انکار جنان شیطانان + یا تھوڑی بیاج حلال پچھانے یا منکر اسمانان
[illegible]
یا آکھے حضرت عیسے تائین ہے یوسف دا جایا + وچہ قرآن جو قصہ مریم جو بھا سفنا آیا
یا آکھے عیسے سولی چڑھیا منّے قول نصارا + ہک آیت دا منکر کافر جو نکر سبہ دا یا را۔

(انتہی)

ط۔ رد نیچری مولانا محمد بن بارک اللہ کی تصنیف ایک پنجابی نظم کا رسالہ ہے۔ اسکے اشعار منقولہ
بالا کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔ کہ جو شخص ایک عقیدہ کفر کو حق جانے وہ مرتد ہے۔ جیسے وجود
ملائکہ۔ یا جنون سے انکار کرنا۔ تھوڑی سود کو حلال جاننا۔ یا معجزات کا انکار
کرنا۔ یا قرآن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام قرار دینا۔ یا حضرت عیسے علیہ السلام
کو یوسف نجار کا بیٹا کہنا یا حضرت مریم کے قصہ رویت جبرئیل و بشارت فرزند
کو ایک خواب قرار دینا۔ یا حضرت عیسے علیہ السلام کی
نسبت یہ کہنا۔ کہ وہ صلیب پر چڑھائے
گئے تھے وغیرہ۔

———

اور تاویلین ملحدانہ اس ملحد کی استہزار و تمسخر ہے۔ خدا رسول ؐ کو۔
ان سب کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ اور رسوؐل کو سمجھانا نہین آتا۔ اور میرے الہام
بیّنات ہین۔ اگر اسکے الہامون کی ایسی تاویلین کی جاوین تو مرزا اور
مرزائی ضرور تمسخر سمجھین گے۔

مثلاً الہام انا جعلناک المسیح بن مریم مین معنے[۵۱] مسیح کے کذاب ہین۔ اور
یہی معنے بالتحقیق مراد ہین اور ابن مریم لطیف استعارہ ہے۔ کہ اس ملحد کی والدہ مومنہ
تھی اور یہ ملحد مسلمانون کی نسل سے قطع ہو گیا۔ اور الطف استعارہ یہ ہے کہ مسیح سے
مراد رزان قبیل کا ہے جو مُمیر ہے کما[۵۲] یشہد بہ الہام المجذوب الجمونی حدثنی
بہ عبد الغفور قال حدثنی بہ عبد الواحد قال عبد الغفور حدثنی بہ المجذوب بنفسہ

مفتی

۵۱۔ قاموس مین مسیح کے معنے کذاب بھی لکھے ہین۔ مفتی

۵۲۔ یعنے جیسا کہ جمون کے مجذوب کا الہام شہادت دیتا ہے۔ جو مجھسے عبد الغفور بن
محمد بن عبد اللہ غزنوی نے بیان کیا۔ اسکو عبد الواحد داماد حکیم نور الدین نے بتایا۔ انہون
نے خود اس مجذوب سے سنا۔ یہ مجذوب وہ شخص ہے جسکا ذکر کادیانی آسمانی فیصلہ کے
صفحہ (۱۶) سطر ۱۴ مین کیا ہے۔ اس مجذوب کو حکیم نور الدین جمون سے کادیان
مین جلسہ قرأت فیصلہ آسمانی پر لیگیا۔ وہان پر مجذوب صاحب نے خواب دیکھا یا انکو
کشف ہوا۔ کہ کادیانی کی ڈھوڑی مین ایک سفید گھوڑی ہے پھر وہ گدھی بن گئی جسپر
کسی نے کہا کہ نور الدین گدھی کی خدمت کر رہا ہے مجذوب صاحب بعارضہ برص یا جذام بیمار ہین۔
کادیان مین انکو حکیم نور الدین اس امید پر لیگیا تھا۔ کہ وہان انکو شفا ہو گی۔ وہ وہان سے واپس
آئے۔ تو انکی بیماری اور بڑھ گئی۔ آگے وہ چلتے پھرتے تھے۔ اب اس سے معذور ہو گئے ہین
یہ بات خاکسار نے مولوی غلام حسن صاحب امام اہلحدیث سیالکوٹ سے سنی ہے۔ ایڈیٹر

اسکو میسے فکر کیا ساتوین تاریخ ماہ رجب ال مین بعد نماز فرض عشاء کے کہ
ملحدون کے حق مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کیا ہے الہام ہوا۔
اولئک ہم الکفرون حقًا۔ ہکذا تطبیق الہامہ بالقرآن والحدیث وھکذا
تطبیقہ بالہامی اللھم رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموٰت والارض
عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی
لما اختلف فیہ من الحق باذنک انت تھدی من تشاء الی صراط مستقیم۔
ان ملحدون کے حق مین مجھکو یہہ بہت الہام ہوا ہے۔ ان یقولون الا کذبا۔

حررہ العبد الضعیف عبد الرحمن المدعو بمحی الدین منمقام لکھوکے جواب سوال المولوی محمد حسین
عافاہ اللہ عما یقول فی الدارین

الجواب صحیح۔ یہ جواب صحیح ہے۔

الملتجی الی اللہ محمد بن محمد مقیم بارک اللہ فی حیاتہ ساکن لکھوکے ضلع فیروزپور پنجاب
مصنف تفسیر محمدی انواع محمدی وغیرہ

۵۱۔ یہہ لوگ پکے کافر ہین۔

۵۲۔ اس کے الہام کی قرآن وحدیث سے یون ہی موافقت ہو سکتی ہے۔
جو بیان ہو ئی ہے۔ کہ میسح سے مرزا کا کاذب ہونا اور کادیانی کا گدہی کے
صورت مین دکھائی دینا۔

۵۳۔ اسیطرح اسکا الہام ہمارے اس الہام سے کہ وہ پکے کافر ہین مطابق ہو سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میرزا کادیانی کو یہ عاجز پہلے اچھا سمجھتا تھا۔ جب وہ تائید اسلام مین مصروف تھا۔ جب سے اوس نے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا ہے۔ اور نبوت کا مدعی ہوا ہے۔ تب سے مین اوسکو ملحد ودجال وکذاب سمجھتا ہون۔

حررہ خادم القوم محمد حسن بن مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ مرحوم ساکن لکھوکے موضع ضلع فیروزپور پنجاب

دستخط [illegible]

يجب على كافة المسلمين طراً وعلى كافة المؤمنين جمعاً ان يحكموا عليه بالكفر والالحاد ويجتنبوا عنه بالغيظ والعناد اذ لا شك في كفره وكفر اتباعه واشياعه لانه دجال كذاب مرتاب في الامر اليقيني وساع في الارض بالفساد ومؤول للنصوص القرآنية على ما هو متمناه والمحكمات الفرقانية على ما هو مبتغاه لافتراء الزور والارتداد ويذهب تارة الى المذهب السوفسطائية واخرى الى هواجسات الشيطانية فقد انكر القواطع القطعية

تمام مسلمانون پر واجب ہے کہ کادیانی پر کفر والحاد کا حکم لگا دین۔ اور اس سے کنارہ کش ہون۔ اسکے اور اسکے پیروان کے کفر مین کوئی شک نہین۔ یہ دجال وکذاب ہے۔ یقینی امر مین شک لانیوالا۔ زمین مین فساد پھیلانے والا۔ آیات قرآن کو اپنی خواہش کے موافق۔ اہل معنے سے پھیرنے والا۔

یہ کبھی سوفسطائی مذہب اختیار کرتا ہے۔ کبھی شیطانی خطرات پر

والشریعة الحقیقة کل ذلك باغواء الشیطان کتب علیه انه من تولاه فانه یضله ویهدیه الی عذاب السعیر اعوذ بالله من شره ومن شر اجباره وانصاره ونتوکل علیه انه هو السمیع البصیر

پر چلتا ہے۔ احکام و اخبار قطعیہ کا منکر ہے۔ شیطان کے بہکانے مین آیا ہوا ہے۔ جسپر یہ حکم ہو چکا ہے۔ کہ جو شخص اسکو دوست بناویگا اسکو وہ گمراہ کریگا اور جہنم کی راہ چلائیگا۔ اِسکے اور اُسکے حواریون کے شر سے خدا کی پناہ ہے۔

العبد خادم الفقہاء المحدثین سید آکبر شاہ حنفی قادری پشاوری

نحن نتبع ما نقح الفحول من العلماء والسالکین بطریق الشریعة والانصاف [illegible] بکفره واضلاله [illegible]

ہم کادیانی کے باب مین اس حکم کے پیرو ہین۔ جو علماء نے تحقیق کرکے [illegible] لگایا ہے [illegible] اسکو کافر و گمراہ کنندہ جانتے ہین۔

حررہ قاضی احمد پشاوری

یہ شخص ان آیات کا مصداق ہے جنمین ارشاد ہے۔ تو نے اسکو بھی دیکھا

افرأیت من اتخذ الٰهه هواه واضله الله علی علم وختم علی سمعه وقلبه وجعل علی بصره غشاوة فمن یهدیه من بعد الله افلا تذکرون اه اولئك الذین اشتروا الضلالة بالهدی والعذاب بالمغفرة فما اصبرهم علی النار ذلك بان الله نزل الکتاب بالحق وان الذین اختلفوا فی الکتاب لفی شقاق بعید

جسنے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنالیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اسکو علم کے ساتھہ گمراہ رکھا ہے۔ اور اسکی کان اور دِل پر مہر لگادی ہے اور آنکہہ پر پردہ ہے۔ اب اسکو خدا کے سوا کون ہدایت کرے۔ کیا تم پند پذیر نہین ہوتے۔ یہ وہ لوگ ہین

جنہون نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خریدا ۔ اور بخشش کے بدلے عذاب کو۔
یہ کیسے آگ پر صابر ہین ؟ یہ اسلیے ہوا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب حق کے ساتھ
اوتاری ۔ اور جن لوگون نے اسمین اختلاف ڈالا ۔ وہ اسکے خلاف مین دور جا پڑے۔

العبد الفقیر نور محمد بن قاسم خان مدرس مسجد علی پشاوری

الحمد لله اولاً واخراً والصلوة على نبيه محمد ظاهراً
وباطناً وعلى اله واصحبه طراً وجمعاً اما بعد
فيا ايها الاخوان المؤمنون [illegible] الايمان ان
نزول عيسى بن مريم عليه السلام من السماء بعد ظهور
المهدى الموعود حق وما قتل عيسى من ايدى الكفار وما
صلب بل رفعه الله الى السماء ونزوله علامة للساعة
وقتل الدجال الاعور من يده وهذه الامور كلها
ثابتة بالايات الناطقة والاحاديث القاطعة فكيف
من ادعى بانى انا المسيح عيسى حاشا وكلا ليس هو كما يدعى
بل هو من احد الدجالين الكذابين وادعاءه باطل محض
مشتمل على انكاره من النصوص القطعية والبراهين اليقينية
ولقد زين الشيطان له عداوة الانبياء فمن كان عدواً لله
وملئكته ورسله وجبريل وميكال فان الله عدو للكافرين
وصار مصداق هذه الاية فمن اظلم ممن كذب على الله
وكذب بالصدق اذ جاءه أليس في جهنم مثوى للكافرين

بہائی سونو حضرت عیسے علیہ
السلام کا آسمان سے ظہور مہدی
علیہ السلام کے بعد [illegible] حق ہے
اور حضرت عیسے علیہ الصلوہ والسلام
صلیب پر نہین چڑہائے گئے۔
اور نہ مارے گئے ۔ بلکہ آسمان کی
طرف اٹھائے گئے ہین ۔
انکا قیامت سے پہلے اترنا
قیامت کی علامت ہے ۔
وہ دجال کو قتل کرین گے ۔ یہ
سب امور بحکم آیات ناطقہ اور
احادیث قاطعہ ہونے والے
ہین ۔ پہر جو شخص اب دعوی
کرتا ہے ۔ کہ مین مسیح ہون ۔
وہ مسیح نہین ہے ۔ بلکہ دجال

فمن كان هكذا فهو ضال مضل يضل الناس عن سواء الطريق فاجتنبوا منه ومن اصباره وانصاره لعلكم تفلحون من شره۔

ہے اور اسکا دعوی بحکم آیات واحادیث باطل ہے۔ شیطان نے اسکو نبیون کی دشمنی اچھی کر دکھائی ہے۔ اور جو نبیونکا دشمن ہو۔ خدا اسکا دشمن ہے۔ وہ اس آیت کا مصداق ہے۔ جسمین یہ بیان ہے۔ کہ اس سے بڑا ظالم کون ہے۔ جو اللہ پر افترا کرے۔ اور حق کو (جب اسکے پاس آچکا ہو) جھٹلائے۔ کیا کافرون کا ٹھکانا جہنم نہین ہے؟

حررہ الفقير الحقير عبد الحكيم حافظ قادری پٹنوی

ما اجاب العلماء الكرام فهو احق بالصواب وهو الجواب

جو جواب علما نے دیا ہے۔ [illegible]

الراقم فقیر سید محمد واعظ مسجد گنج خلف الصدق رئیس العلماء حافظ محمد اعظم مرحوم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد خاتم النبيين وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فلا يخفى على كافة المسلمين المؤمنين بجميع ما جاء به الرسول الامين من الشرع المبين ان نزول عيسى بن مريم الصديقة المعهود في اشراط الساعة حق ثابت بالكتاب والسنة الصحيحة الصريحة قال عز من قائل وانه لعلم للساعة اخرج [illegible] ابن عباس هو خروج عيسى كما في الاكليل في [illegible] التنزيل وقرئ [illegible] عباس لعلم بفتحتين بمعنى العلامة

حمد وصلوٰت کے بعد۔ مومنو کو معلوم ہو۔ کہ علامات قیامت مین۔ جو حضرت عیسے علیہ السلام کا نزول شمار کیا گیا ہے۔ وہ حق ہے۔ کتاب وسنت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ وہ علم قیامت ہے۔ ابن عباس رضہ نے فرمایا ہے

واخرج البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن
ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً مقسطاً فیکسر
الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال
حتی لا یقبله احد ثم یقول ابوہریرۃ رض اقرؤا ان شئتم
وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته والمعنی
ما من احد من اهل الکتاب ادرک ذلک الوقت الا اٰمن
بعیسیٰ عند نزوله من السماء وصحح هذا القول الطبری
کذا فی تفسیر الخازن وقال عطاء عن ابن عباس [illegible]
نزل عیسیٰ الی الارض لا یبقی یهودی ولا نصرانی الا اٰمن
وشهد انه روح اللہ وکلمته وعبده ونبیه کذا فی التفسیر
الوسیط للامام الواحدی واخرج الامام احمد فی مسنده
عن عائشۃ رض قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یخرج الدجال فینزل عیسیٰ بن مریم فیقتله ثم یمکث
عیسیٰ فی الارض اربعین سنۃ اماماً عادلاً مقسطاً
وفی حدیث مسلم عن النواس بن سمعان رض ذکر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ذات غداۃ الی ان قال
ثم یأتی القوم فیدعوهم فیردون علیه قوله فینصرف
عنهم فیصبحون ممحلین لیس بایدیهم شیء من اموالهم
ویمر بالخربۃ فیقول لها اخرجی کنوزک فتتبعه کنوزها
کیعاسیب النحل ثم یدعو رجلاً فیضربه بالسیف

اس سے حضرت عیسے علیہ
السلام کا تشریف لانا مراد ہے۔
ایسا ہی تفسیر اکلیل مین ہے
ایک قرأت مین علم کی جگہ عَلَم
بفتح ہے۔ جسکے معنے علامت
ہے۔ بخاری وغیرہ نے
ابوہریرہ رض سے روایت کیا ہے
کہ عنقریب حضرت عیسے علیہ
السلام [illegible] آوین گے
خنزیر کو قتل کرین گے۔ جزیہ
موقوف کرین گے۔ مال کی
ایسی کثرت ہوگی۔ کہ کوئی اسکو
قبول نکرے گا۔ پھر حضرت
ابوہریرہ رض نے کہا۔ کہ چاہو۔ تو
(اسکی تصدیق مین) یہ آیت پڑہو
وان من اهل الکتاب الاٰیۃ۔
جس سے یہ مراد ہے مگر جو اہل کتاب
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا و
وقت پائیگا۔ وہ انپر ایمان لے
آئیگا۔ اسی قول کو تفسیر آیت
مین طبری نے صحیح کہا ہے

فیقتله جزلتین رمیة الغرض ثم یدعوه فیقبل
ویتهلل وجهه ویضحك فبینا هو كذلك اذ بعث
الله المسیح بن مریم علیه السلام فینزل عند المنارة
البیضاء شرقی دمشق واضعاً كفیه علی اجنحة ملكین
فیطلبه حتی یدركه بباب لدٍ فیقتله الحدیث والحاصل
ان نزول عیسی بن مریم الموعود فی زمن الاستقبال
انما یكون بعد خروج الدجال والاحادیث فیه كثیرة
یطول ذكرها بالاستیفاء وهو الآن حی فی السماء
وهذا قول اهل الحق المعول علیه لقوله تعالی وما
قتلوه یقیناً بل رفعه الله الیه ... الی السماء وقال
الحسن البصری كما فی تفسیر الامام الواحدی وینزل
عند قرب الساعة كهلاً وعلیه قوله تعالی ویكلم الناس فی
المهد وكهلاً قال ابن عباس ارسل الله عیسی علیه
السلام وهو ابن ثلاثین سنة ومكث فی رسالته ثلثین
شهراً ثم رفعه الله الیه كذا فی تفسیر الخازن قالوا
وما وصل الی سن الكهولة ففیه اشارة الی نزوله
من السماء كما فی تفسیر جامع البیان فاخبر الله تعالی
برفعه الیه حیاً بعد ما وعده وقال یا عیسی انی متوفیك
ورافعك الیّ والمراد ههنا توفی النوم وعلیه
الاكثرون كما فی جامع البیان ومثله قوله تعالی
وهو الذی یتوفیكم باللیل ویعلم ما جرحتم بالنهار الآیة

چنانچہ تفسیر خازن میں ہے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ جب عیسے السلام زمین پر
اتریں گے۔ تب کوئی یہودی
و نصرانی ایسا نہ ہوگا۔ جو یہ
شہادت نہ دیگا۔ کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے
اور رسول ہیں۔ ایسا ہی تفسیر
وسیط میں ہے۔ امام
[illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے۔ دجال نکلیگا
پھر عیسے علیہ السلام نازل ہونگے
اور اسکو قتل کریں گے۔
پھر وہ زمین میں چالیس
برس رہیں گے۔ امام عادل
اور حاکم منصف ہوکر۔ اور
صحیح مسلم میں نواس بن
سمعان سے حدیث ہے۔
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک دن دجال کا ذکر

فالتوفی اعم من الاماتة ویدل علیه قوله
تعالی الله یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت
فی منامها فیمسك التی قضی علیها الموت ویرسل الاخری
الی اجل مسمی ان فی ذلك لآیات لقوم یتفکرون ط
فمن تفکر فی قوله تعالی حکایة عن قول عیسی علیه السلام
یوم القیمة فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم الآیة
علم انه لم یرد به الاماتة بشهادة الآیات السابقة
والاحادیث الصریحة المذکورة وبالجملة ان الله تعالی
لم یذکر في هذه الآيات التوفی عیسی بن مریم ولکن
فی القرآن انه اماته قبل التوفی والرفع او بعده الی السماء
بل النصوص ناطقة بانه حی ینزل عند اقتراب الساعة
فمن انکر نزول عیسی بن مریم الصدیقة مدعیا انه مات
فی الحقیقة ثم جعل هذا الانکار تمهیدا لاثبات دعوی
المسیحیة الجدیدة وادعاء المماثلة العیسویة فی وصف
النبوة واختار مسلك الملاحدة والباطنیة وصرف النصوص
الواردة فی نزول عیسی بن مریم نبی بنی اسرائیل بضرب
من التمحل الباطل وفاسد التاویل الی معان توافق بغیة
هواه وهذیان یطابق هفوة مدعاه وحرف الکلم عن مواضعه
ووضع الکلام الحق فی غیر موقعه فادعی النبوة
الشرعیة وانکر الاحکام المحکمة القطعیة فهو کافر
ملحد کذاب لا یخفی الحاده وکفره وکذبه علی اولی العلم

کیا تو فرمایا۔ کہ وہ ایک قوم کو اپنی
طرف بلائیگا وہ اسکی بات کو
رد کرین گے۔ تو تہید ست
ہو جائین گے۔ پھر وہ کہنڈرون
پر گذر کرے گا۔ انکو کہیگا۔ کہ اپنے
خزانے نکال دو۔ تو وہ اپنے
خزانے نکالدین گے۔ جیسے
شہد کی مکھیان نکلتی ہین۔
پھر وہ ایک آدمی کو بلا کر دو
ٹکڑے کر دیگا۔ پھر اسکو بلائیگا
تو وہ چمکتے چہرہ اور ہنستے منہ
سے آئیگا۔ ایسی حالت مین حضرت
مسیح علیہ السلام کو خدا بھیجیگا۔
وہ دمشق کے مشرق مین سفید
منارہ کے پاس فرشتون کے
پرون پر ہاتہ رکھے ہوئے اترین گے
اور دجال کو دروازہ لد پاس پاکر
قتل کرین گے۔ الحاصل حضرت
عیسے علیہ السلام کا دجال کے
بعد نزول فرمانا زمانہ آیندہ مین ہوگا
اور اسوقت تو وہ زندہ آسمان پر

فی مطالب خاتم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم
النبیین بنص القرآن العظیم قال القاضی عیاض فی کتاب
الشفاء فی حقوق المصطفے من ادعی نبوۃ احد بعد
نبینا علیہ الصلوۃ والسلام او ادعی النبوۃ لنفسہ
او جوز اکتسابہا والبلوغ بصفاء القلب الی مرتبتہا کالفلاسفۃ
وغلاۃ المتصوفۃ وکذلک من ادعی منہم انہ یوحی الیہ
وان لم یدع النبوۃ الی ان قال فہولاء کلہم کفار مکذبون
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لانہ اخبر انہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم
النبیین ولا نبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالی انہ خاتم النبیین
واجمعت الامۃ علی حمل ہذا الکلام علی ظاہرہ وان
مفہومہ ہو المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلا شک
فی کفر ہولاء الطوائف کلہا قطعا اجماعا وسمعا
وکذلک وقع الاجماع علی تکفیر من دافع نص الکتاب
او خص حدیثا مجمعا علی نقلہ مقطوعا بہ مجمعا علی حملہ
علی ظاہرہ انتہی کلامہ ملخصا وقال الامام الصابونی فی
الکفایۃ التی صنفہا فی عقائد اہل السنۃ والجماعۃ
ما لفظہ العدول عن ظواہر النصوص من غیر ضرورۃ
الحاد محض انتہی قال اللہ تعالی ان الذین یلحدون فی
آیتنا لا یخفون علینا افمن یلقی فی النار خیر ام من یاتی
آمنا یوم القیمۃ اعملوا ما شئتم انہ بما تعملون بصیر
واللہ سبحانہ وتعالی وعد بحفظ کتابہ المبین عن تحریف

موجود ہین۔ اور یہی اہل حق کا قول
جسپر اعتماد ہے۔ اسپر **قول**
خداوندی کہ ”یہودیون نے یقیناً
اسکو قتل نہین کیا۔ بلکہ خدا تعالے
نے اسکو اپنی طرف اٹھالیا ہے۔ **دلیل** ہے
اپنی طرف اٹھانے سے آسمان پر اٹھانا مراد ہے۔
چنانچہ حسن بصری نے کہا ہے۔ ایساہی
واحدی کی تفسیر مین ہے۔ اور
اسپر یہ **قول** خداوندی کہ ”حضرت
عیسیٰ علیہ السلام گہوارہ مین اور سنہ
کہولت مین (یکسان) کلام کرینگے“
بہی **دلیل** ہے ابن عباس رضہ نے
فرمایا ہے۔ کہ جب وہ رسول ہوئے۔
تو تیس برس کے تھے۔ پھر بعد رسالت
وہ تیس مہینے ٹھہرے۔ پھر خدا تعالیٰ
نے اونکو اٹھالیا۔ ایساہی **تفسیر خازن**
مین ہے علما نے کہا ہے۔ کہ حضرت
عیسےٰ علیہ السلام سنہ کہولت کو نہ پہنچ
تھے۔ کہ اٹھائے گئے۔ لہذا اس آیت
مین یہ ارشاد ہے کہ وہ آسمان سے
اترین گے (تاکہ سنہ کہولت مین

الملاحدة المضلين فقال انا نحن نزلنا الذكر وانا له
لحافظون فاقام العلماء الصالحين على ابطال تاويل
الملحدين فدونوا علم الكتاب والسنة الذي هو اساس
للاحكام الشرعية الاصلية والفرعية في الكتب المبسوطة
المضبوطة المشهورة التي تداولها اهل السنة والجماعة
في الاعصار الماضية الى الآن وعنه عليه السلام لا
يزال يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه
تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلين
والملحد الذي ذكرنا سابقا ليس نظير عيسى بن مريم
الصديقة بل مثيل الاسود العنسي ومسيلمة اليمامي في
دعوى النبوة داخل في سلسلة الكذابين الذين اخبر عن
خروجهم النبي الصادق الامين فقال صلى الله عليه وسلم
لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريبا
من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله اخرجه مسلم وغيره
فثبت بهذا التفصيل وواضح الدليل ان الملحد المسطور على
الوصف المذكور دجال كذاب استحوذ عليه الشيطان
فحمله على ذلك الهذيان والطغيان وهو المفسد الساعي
في افساد عقائد المؤمنين وايقاع التشويش في صدور
عوام المسلمين وعندي ان ترك المباحثة مع الملحد
المسطور اولى ولاماتة قوله الزائغ احرى بل الواجب
لتنفير العوام تشهير فساد عقائده بين الانام والله

انکا کلام کرنا پایا جاوے)۔

ایسا ہی تفسیر **جامع البیان**
مین ہے۔ خدا تعالے نے اُن کو
زندہ اُٹھانے کیپہلے یعنے اُس وعدہ
کے بعد خبر دی ہے۔ جو انکو دیا گیا
تھا۔ کہ اے عیسے مین تجھے قبض کرنے
والا۔ اور اٹھانیوالا ہون۔ اس آیت
مین لفظ توفی سے نیند مراد ہے
چنانچہ اکثر علما کا قول ہے۔ ایسا ہی
جامع البیان مین ہے اسکی
نظیر وہ قول خداوندی ہے۔
جسمین ارشاد ہے۔ کہ خدا تمکو رات
کیوقت توفی کرتا ہے توفی
موت کے سوا اور صورتون سے
بھی ہوسکتی ہے۔ اسپر وہ آیت
شاہد ہے جسمین ارشاد ہے کہ
اللہ تعالے جانونکو موت کیوقت
قبض کرتا ہے۔ اور جو نہیں مرتے
انکو نیند مین۔
جو شخص اس قول خداوندی مین
جسمین حضرت عیسے علیہ السلام کو